بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء عیسوی

جلد ۷ — نمبر ۳۲

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا — ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قادیان میں ہے — فی پرچہ ۲ر

تین ہزار دو سو بائیس روپے

۳۲۲۲

دو آنہ ۷ پائی

یہ کیا ہے؟

حضرات! یہ اخبار بدر کا بقایا ہے۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے۔

(اگر بہر کی غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کر لی جاوے تب بھی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس

۲۷ اگست ۰۸ء

یاد رکھئے گا

اگلا پرچہ وی پی ہوگا

کوئی صاحب وی پی واپس نہ فرمائیں

اگر حساب میں غلطی ہو تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ہمارے سادہ کارڈوں کے جواب جلد دیں (۲) بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیں تو عنایت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھپا گیا)

بھیرہ میں غریب احمدیوں کے ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگریز افسروں کی شکائتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے۔ کہ دیسیوں کو جو دکھ پہنچتا ہے۔ وہ اون کے بھائی بندوں دیسی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راول پنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہو گئے تھے۔ کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فساد میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیر خواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب سے وہ احمدی ہوئے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام ہے جاتے ہیں اور نہ عید گاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ جس کے متولی اور امام احمدی ہیں۔ غیر احمدی بھی کبھی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے تھے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تھانیدار کے شہر میں آجانے کے سبب چند لوگوں کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ فساد کیا جاوے۔ چلو ان کی مسجد میں ہی جا کر ان کو تنگ کریں۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دو بار بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے تھانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ ہم نے اپنے ہی مکان یعنے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کھلی زمین اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو اوس نے بلا وجہ روک دیا اور دوسری دفعہ ہم نے گنج میں وہ مضمون پڑھنا چاہا۔ جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سامنے کیوقت جناب رائے بہادر جج صاحب پرتول چند جج چیفکورٹ پریزیڈنٹ ہوئے تھے تو تھانیدار نے صرف اس تعصب کے سبب روکدیا کہ ہم احمدی ہیں۔ خیر۔ ہر دو بار میں نے صبر کیا اور مینے نہ چاہا۔ کہ اخبار میں ان باتوں کو پر کچھ نوٹس لیا جاوے کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگذر سے دلیر ہو کر میاں محمد دین صاحب کو بہت بڑی جرأت ہوئی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ میاں محمد دین کے برخلاف بھیرہ کے غریب احمدیوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی ہے۔ کہ تھانیدار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس جبراً بٹھا رکھا اور گندی گالیاں دیں اور دھمکا کر اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جواہر مل صاحب کے پاس تفتیش کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے میں جب تک کہ ایسے متعصب تھانیدار کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دیتا ہے بھیرہ سے تبدیل نہ کر دیا جاوے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میاں محمد دین وہاں موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تھانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی اس عرضداشت پر پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں۔ کہ ہم کبھی سرکاری حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے سبب اب کے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا۔ کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے آدمی ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مہدی نہ تھے بلکہ ایسا مہدی آنیوالا ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگوں کو قتل کر ڈالیگا اور ہم نے مانا۔ کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے پیرو میں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ اس زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے غریب احمدیوں کو تکلیف پہنچانا مناسب نہیں ضرورت سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

میں نے جولائی میں احباب کی خدمت میں چند امور پیش کئے تھے۔ اور آخیر جولائی تک اون کا جواب چاہا تھا۔ تاکہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف ذیل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی۔

(۱) جماعت شملہ ... ۱۲۱ یکمشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دیں گے اور للعہ ماہوار مستقل مدد۔

(۲) جماعت کرنال ... یکمشت چندہ اس کے علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کر دیں گے زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہوگی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیل خان عہ روپیہ ماہوار مدد دیں گے۔ پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز تعیین چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و شیخ رحمت اللہ صاحب نے معقول اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کار خیر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر مدات کے چندوں کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اس لئے ابھی تک سب کمیٹی کوئی کام شروع نہیں کر سکی۔ بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ یہ چندہ کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوگی وہ آئندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں جو جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع ۱۲ اگست سے پہلے کر دیں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر تخمینہ اور تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی - ۱۶ اگست ۱۹۰۸ء۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات ... ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

الحق الصریح فی تصدیق المسیح

گرچہ ہر کس ز رہِ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

ایک صادق کا انجام۔ وفات مسیح موعود علیہ السلام
حضرت امام الزمان کی صداقت پر تازہ دلیل

(۱) موافق اور مخالف اخبارات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو دستوں کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اُسی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے بمقام لاہور انتقال فرمایا۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ریلوے گاڑی بٹالہ تک اور وہاں سے معمولی طور پر قادیان لایا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ مقبرہ بہشتی واقع قادیان میں دفن کئے گئے اور حضرت حکیم الامت بالاتفاق خلیفۃ المسیح والمہدی قرار پائے۔

حضرت مرزا صاحب قبلہ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں چھپی۔ اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق یہ الہام لکھا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ المبطون شہید یعنی جو دستوں کی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

اب الہام مندرجہ براہین احمدیہ و حدیث صحیحہ کو واقعات صحیحہ و مسلّمہ متذکرہ بالا کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی متعلق وفات ایسی قطعی اور صاف و صریح طور پر پوری ہوئی کہ اس کی صداقت میں کسی اشد مخالف کو انصافاً بھی مجال دم زدن نہیں۔ ظاہر ہے کہ علم غیب خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے پس حضرت مرزا صاحب نے جو یہ غیبی خبر اپنی وفات کے متعلق مدت دراز پیشتر پبلک میں شائع کی وہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو متصرف نہیں کرتا مگر اُسی کو جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہو لہذا اُن واقعات سے قرآن کریم کی شہادت کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے۔ اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر افادۃ للناظرین وللبنفع غیبی ہی درج کر دوں۔ جو اخویم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اتمہ گولیکی نے اعجاز مجرات پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ قل یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا سنہ وفات ۱۳۲۶ برآمد ہوتا ہے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ تحریر فرمایا تھا۔

”چونکہ خدائے عز و جل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اوٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو زبان عربی میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت و انا راض منک جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات قرب ما توعدون واما بنعمۃ ربک فحدث انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ اُن میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہو گا جو میں تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑینگے۔ جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دُنیا سے اُٹھالیں گے اور صفحۂ ہستی سے معدوم کر دینگے تب اُن کے نابود ہو جانے کیوجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن سب پر اُداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔ حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دُنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا اُن پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں انکو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اوسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اُس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقوےٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی کچھ تو اُن میں سے میری زندگی میں ظہور میں آ جائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے

ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اوس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی" یعنے خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسُولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسیطرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ "ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا" یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دینگے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں۔ فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بیوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اون میں سے مُرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنۃ اللّٰہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت یہ وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اوس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں*۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے .... اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اب ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات کے متعلق عبارت مندرجہ بالا میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی ظہور میں آیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر یہ دوسری دلیل ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی وفات سے پہلے جو تفصیلات اس واقعہ کے متعلق وحی الٰہی کے ذریعہ کھولی گئیں ان پر نظر ڈالنے سے خدا کی قدرت نظر آتی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور من حیث المجموع عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مغفور قطعاً اور یقیناً مرسل و مامور من اللہ تھے اور وہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اخبار بدر۔ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۸ء خدا کی تازہ وحی

۳ مارچ ۱۹۰۸ء ۔ روز شنبہ ۔ الہام

(۱) انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تفہیم ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ ان میں تمہیں پاک کرے جیسا کہ وہ پاک کرنیکا اور پھر انہیں کے لئے اشارہ ہے کہ الہام ہوا (۲) [illegible] یہ تو بیماری مگر خدا کی امتحان قبول کر اور پھر الہام ہوا۔ (۳) یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم اے لوگو! تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں

بقیہ حاشیہ کالم نمبر ۲۔ جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

---

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ منہ

اس میں شماتت اعدا ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔ رحلت سے پہلے کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس کو پہنچا۔ اور قبل از وقت مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۷ صفحہ ۳ ۔ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵۔ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈر مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا [illegible] کہ یہ خبریں علیم و خبیر و عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی، ملہم یزدانی، مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے۔ پس جو لوگ [illegible] انکار و تمسخر و استہزاء سے پیش آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمربستہ ہو گئے ہیں [illegible] زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان [illegible] حضرت اقدس کے اس الہام کو کہ "[illegible] بنائیں گے" اپنے ہاتھوں آپ پورا کرتے ہیں:۔

فویل للمکذبین۔ یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو۔ لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح کھینچتے ہیں:۔

"تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدسؑ اس زمانہ کے [illegible] سے تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ میں [illegible] یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور با چون و چرا اس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے مقلدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارت پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں۔ ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں وان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان اعتراضات کو نیست و نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات معہ جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی۔ سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] جائیںگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۱۲ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجاویگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائیگا۔ پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہو جانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں میں [illegible] نمونے اور عجائبات ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں + ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے

+ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے جو مجھے کذاب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے جو خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کا عذاب اور ذلت کی موت ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

اس میں شماتت اعداء ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو بشارت دی گئی۔ کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔

رحلت سے پہلے کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدسؑ کے پاس پہونچا۔ اور قبل از واقعہ مومنوں کو تسلی دیگئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۷ صفحہ ۳ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹ مئی ۱۹۰۸ء - الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء - ڈرو مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خداترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ یہ [illegible] خبریں علیم و خبیر و عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے پس جو لوگ [illegible] ہنسی و استہزاء [illegible] آتے اور تکفیر و تذلیل [illegible] ہوگئے [illegible] وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان [illegible] حضرت اقدس کے ان الہامات کو [illegible] اپنے ہاتھوں آپ پیدا کرتے ہیں:-

[illegible] یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔

(۳) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ - جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماما۔ یعنی خداتعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو - آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام - یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات کیسی طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں [illegible] کھینچتے ہیں:-

"تاہم اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت اقدسؑ [illegible] سے تھے۔ اس ترقی علوم و [illegible]

یا امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ اُن کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چون و چرا اُس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب و امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے مقلدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہٰذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم اُن کی عزت کریں اور اُن کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ ع

والفضل ما شہدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خداتعالیٰ اُن اعتراضات کو نیست نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کردیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی سو مرزا صاحب مرگئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] میں [illegible] فوت ہو جائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کردیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۱۲ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجاویگا۔ مگر مرزا صاحب مرگئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوگیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہوگیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہوجانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان [illegible] حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی [illegible] تمام بلفظہ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں [illegible] نشان اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں[+]۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے

+ خداتعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خداتعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے [illegible] قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خداتعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہوجائے اور صادق اور کاذب میں کوئی مابہ الامتیاز نہ رہے۔

ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق *

اب اگر ناظرین اس وحی الٰہی اور تشریحات حضرت اقدس پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں یہ بات صاف دکھائی دیجائیگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارۃً بھی بیان نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو جائیگا پس معترض کی سمجھ پر افسوس جس نے صرف اپنے دل سے ایک بات تراش کر اسی کو اعتراض کی بنیاد ٹھہرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں یہ تو بیان کیا گیا کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر عبدالحکیم نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مر جائیں گے۔ اس کی تردید نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب . . . .

کی پیشگوئی کا ماحصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبدالحکیم کی زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپکے اس طرح فوت ہو جانے پر عبدالحکیم یہ کہیگا کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شریر تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ اے ڈاکٹر تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤں گا۔ میرے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے مگر تو ذلت کی موت مریگا اور اس طرح صادق اور کاذب میں کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آجائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آمدہ سے یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہوگئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے مقبول اور صادق نبی تھے اور مرتد ڈاکٹر جھوٹا کاذب تھا۔ آئندہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی قلعی اور بھی کھول دیں گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کرتی ہے۔

اعتراض نمبر ۳

مرزا صاحب نے ایک عورت سے نکاح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب

حضرت اقدس (مرزا صاحب) اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس اعتراض کا جواب خود ہی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت۔ نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونسؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔"

پس جب حضرت اقدسؑ خود ہی تحریر فرما چکے تھے کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اور آخری الہامات حضرت اقدس نے بھی یہی شہادت دی کہ وہ مشروط نکاح اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق منسوخ ہو گیا۔ تو اب اس پیشگوئی پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

اعتراض نمبر ۴

مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں جو اخبار بدر مورخہ ۱۵۔ اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں ہی طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماری سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ مفسد و کذاب ہونگا۔ اب چونکہ مولوی ثناء اللہ زندہ بھلا چنگا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ مفسد و کذاب تھے۔

جواب - اسی اشتہار میں جس کا حوالہ معترض نے دیا ہے حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔" اور اس عبارت سے پہلے اسی اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ "اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنۃ اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے"

اب حضرت مرزا صاحب کی عبارات منقولہ بالا سے روز کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدسؑ نے مولوی ثناء اللہ کی موت کے بارہ میں الہام یا وحی کی بناء پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی ہاں آپ نے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپ کے الہام یا وحی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح بھی مان لیجائے۔ تاہم حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اور بعض دعائیں جو حکمت الٰہیہ کے مغائر اور تقدیر مبرم کے خلاف واقع ہوتی ہیں۔ وہ قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھئے! حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے بچ جانیکی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب کی بھی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو اعتراض کا موقعہ کیا ہے با این ہمہ ہم دکھلائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنۃ اللہ کے مطابق قبول گئی۔

ناظرین - ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے دعائیہ اشتہار کو پڑھکر بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپکا مامور من اللہ اور مسیح موعود ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی ثناء اللہ جو سچائی کا دشمن اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشرطیکہ

---

* اس فقرہ میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

* یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کیلئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

* یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کا اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر - میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی - ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء
مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

وہ توبہ نہ کرے مخالفت کی سزا ہے۔ سو یہ اصلی دعا آپ کی قبول ہوگئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنے یہ بات کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الٰہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات مابعد سے ظاہر ہے۔

اب حکیم و حمید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اوس نے اپنے برگزیدہ رسول کی عزت قائم رکھنے وصداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو ثناء اللہ کے دل میں یہ بات ڈالدی کہ اوس نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں بجواب اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ لکھدیا۔ کہ:۔ "یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ۲۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔"

اور ثناء اللہ کے نائب نے اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوا دیا۔ جس پر ثناء اللہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا ھولاء و اباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خداتعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت! ذالک مبلغھم من العلم۔"

اب ثناء اللہ کے جواب اور اس کے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بزعم خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو غلط بتایا اور پبلک کو یہ جتایا۔ کہ اگر ثناء اللہ مرزا صاحب کی زندگی میں مرجائے۔ تو اس کا اس طرح مرجانا مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خداتعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

جب ثناء اللہ اور اس کے نائب نے مرزا صاحب کے جلد اور ثناء اللہ کی زندگی میں فوت ہو جانے کو ان کی سچائی کی دلیل ٹھہرایا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں اونکو جھوٹا دغاباز مفسد۔ نافرمان بتایا تو خداتعالیٰ نے اسی رنگ میں ثناء اللہ اور اس کے ہمصفیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد بتاریخ ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ وحی نازل فرمائی۔ ساریکم اٰیاتی فلا تستعجلون (ترجمہ) قریب ہے۔ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی ممانعت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر ہے کہ ثناء اللہ کیلئے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی ہے وہ میں پوری کر دکھلا دونگا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ بھی دوسرے الہام میں بتائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم ھو فی شان۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا بھی درمیان میں ہیں) دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء مگر اس دعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسرے الہامات میں آپ کو بشارت دیگئی اور وہ یہ ہیں۔ لایھدئ عباءک وقتی من ربک کریم۔ تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔ و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء پھر مخالفوں کے انجام کی نسبت حسب ذیل الہام میں توجہ دلائی۔

۲۴ اگست ۱۹۰۶ء۔ انّ الذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربھم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خداتعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہنچیگا۔

غرض ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپکو یہ الہام ہوا۔ کہ ساریکم اٰیاتی فلا تستعجلون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہو کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ)۔ افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں۔ جب خداتعالیٰ کا کلام اون کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے۔ انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کیلئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نمونہ کے طور پر خداتعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں

اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالجبار اور عبدالواحد اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن ترادڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے۔ انی احافظ کلّ من فی الدار و احافظک خاصۃ۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خداتعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنۃ اللہ علی من کذب وحی اللہ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ و لعنۃ اللہ علی من افترٰی علی اللہ۔

اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے۔ کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے۔ کہ والذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ہو گی

اب میں دیکھونگا۔ کہ اس میری تحریر کے مقابل پر

بغرض تکذیب کیوں قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار مرزا غلام احمدؐ

اس اعلان کے مضمون سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء بوجہ حسب ایمائے الٰہی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپ نے اس اعلان میں تحریر فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے پس اب انصافاً کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی بنا پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائے ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اوسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ پر قائم رہتے تو پھر اوس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ جس میں مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا ہے کیوں پیش کرتے۔

پھر ایک اور لطیف و نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ مندرجہ اعلان مطبوعہ ۲ جون ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اس اعلان میں یہ تو تحریر فرمایا کہ میں وحی الٰہی کے مطابق طاعون سے محفوظ رکھا گیا ہوں۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو وحی الٰہی نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ انسانی افترا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے گا اس اعلان میں یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ وحی الٰہی نہیں، انسانی افترا ہے تو وہ میری زندگی میں ہی طاعون کی موت سے مر جائیں گے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یعنی اس امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہی عذاب کی موت سے ہلاک ہو جائیگا رجوع کر لیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس نوٹ کے مضمون پر جو ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں چھپا تھا یعنی اس بات پر کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہو گیا کہ ثناء اللہ اپنے اقرار کے مطابق آپ ہی جھوٹا۔ دغاباز مفسد اور نافرمان ہے اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ اس مصرعہ کو ورد زبان کرے ؎

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدر الرجون ۱۹۰۸ء بھی میرے پاس پہونچ گیا۔ اخبار مذکور میں اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے بھی معترضین کے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں لہٰذا مناسب مقام سمجھ کر بقیہ اعتراضات اور ان کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں

اعتراض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ میری عمر اسی سال سے چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے صرف ۶۹ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب ۔ حضرت اقدسؑ کی عمر وحی الٰہی کے مطابق ۷۵ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی ہوئی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھا کرتے تھے خود میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت بچوں کی عمریں لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک ضرور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ کبھی آپ نے اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جاویں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے جس کی رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو دعوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۸۹۲ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپ نے اپنی عمر چھپاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۰ سال ہوتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کیواسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۷۰ سال پہلی صدی میں سے اور آٹھ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوئے۔ اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۴ سال بہرحال اسّی کے قریب اور مطابق وحی الٰہی ہے لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسّی کے قریب بھی ہوئی ہوتی تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیت اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا سمجھا جاتا۔ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت۔

اعتراض نمبر ۶ مرزا صاحب نے اپنی وفات سے چند مہینے پہلے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ یہ پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔

جواب ۔ حضرت اقدس اس کی بابت خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ مدت ہوئی کہ آپ کو ایک الہام ہوا تھا کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے ایسا ہی اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اب ناظرین با تمکین خود بنظر انصاف ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق مخالفین نے جو چند اعتراضات۔ حضور کو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے تھے وہ تحقیق کے بعد بالکل غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئے پس ان اعتراضات سے حضرت اقدسؑ کی ذات ملکی صفات پر کوئی نقص عائد نہ ہو سکا۔ ہاں آپ کے الہامات مطہرک من الذین کفروا اور لا نبقی لک من المخزیات شیئاً وغیرہ اور پورے ہو گئے۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

اب مخالفین کو چاہیئے کہ ذرا دل میں شرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ علیم و خبیر خداوند تعالیٰ نے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کو قبل از وقت کس قدر وصحیح غیبی باتوں سے اطلاع بخشی تھی اور آیۃ کریمہ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول پر نظر ڈال کر مسیح موعودؑ کو رسول اللہ و نبی اللہ مان لیں ورنہ خوب یاد رکھیں۔ کہ وہ اپنی مونہہ کی پھونکوں سے الٰہی نور کو بجھا نہیں سکتے اور ان کے تعصب و عناد کے گرد سچائی کے چمکتے ہوئے سورج پر خاک نہیں ڈال سکتی۔ ؎

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مُردند وشد ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال وسے نکال ڈالیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ نیست ونابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا وہی وقیوم خدا جس نے مسیح موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا اسی نے حضرت مسیح موعودؑ سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔

پس وہی سچا اور قادر توانا حی وقیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہے اور اسی کی نصرت وتائید سے اندہی دنیا بھی دیکھ لیگی کہ احمدی لوگ بفضلہ تعالیٰ منکرین ومخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد اور پہر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز ومعجزانہ طریق پر وہ دائمی غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اے خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال اور ہمیں وہ کرشمہ قدرت دکھلا جس کے دکھلانے کا تو نے اپنے مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللّٰھم آمین۔

الراقم

خاکسار سید صادق حسین مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ر جولائی کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھا تھا۔ وہ تلخ گھونٹ شیر مادر کی طرح ہضم ہوگیا۔ اب پہر المجدد نے ہمیں کچھ لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ المجدد کا نام ہی ہماری مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنا اس بات پر ہے کہ ایک مجدد تیرہویں صدی میں ہوا پس ہمارا سوال یہ ہے کہ جب حسب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اور اسی بنا پر حضرت شیخ احمد سرہندی کا دعوےٰ تجدید تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودہویں صدی خالی جائے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی شریف ومتین نقشبندی سے چاہتے ہیں۔

اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوانح عمری ہے۔ مجدد صاحب کے مناسب فضائل سے ایک مناسبت تک تو اصولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے جا رہے ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابو الفضل کے ساتھ مناظرہ ہوتا دکھایا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے۔ حدیث مصافحہ بھی عجیب ہے۔ جس کا واسطہ جنّوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے۔ پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض احادیث کو حضرت امام ابو حنیفہ پر منطبق کرنے کی بے سُود کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب ایمان ثریا پر چلا گیا۔ پس لناله رجل من ابناء فارس کی حدیث خواہ مخواہ ان پر چسپاں کرنا ٹہیک نہیں اگر نعمان بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے مرزا غلام احمد کے مسیح۔ مہدی۔ کرشن ہونے کے ثبوت میں ا۔ ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جاویں۔ میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی اُمور میں قابل استدلال نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے چشتیوں کی ایک کتاب پر اعتراض کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا کہ پہلے اپنے دلوں کے بتوں کو نکالو۔ جو تصور شیخ کے ذریعہ مشرب فی قلوبھم کے مصداق بن رہے ہیں اس پر ایک لمبا چوڑا بے سر وپا مضمون چھپا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ ازرتا یا رانہ شناسد ہمیں بار بار تصویر پرست کہتے ہو مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تصویر محض لیکچے قیافہ شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرسودہ حلیہ ان لوگوں پر جو یہاں آنے میں موانع رکھتے ہیں ظاہر کرنے کے لئے چھپوائی گئی تھی۔ ہر شخص کے دل میں اپنے محسن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات خود تمہاری فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کئی مسلمان زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہیں جب ایک سامان موجود تہا اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت میں کہ تصویر کی حرمت لذاتہ نہیں بلکہ لغیرہ ہے تو اس میں کیا قیامت آگئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آقا کی تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا۔ کوئی اُسے سجدہ نہیں کرتا۔ کوئی اُس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے دل میں نہیں پکاتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں۔ ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے حضور کی تصویر چھپوا دی آپ نے سُنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے کارڈ منگوائے ہیں۔ آپ نے اُن کے جلانیکا ارشاد فرمایا جسکی فوراً تعمیل ہوئی۔ روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں کا اسے اپنے پاس رکھنا روز روشن کی طرح اظہر ہے اس کے ڈنفینس میں یہ دلیل کہ "ضرورت" ہے ہمارے طرز عمل کے لئے بھی دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے تو ضرورت کے لئے۔ پہر تم روپے پیسے کے لئے ضرورت بیان کرتے ہو اور ایک دفعہ بھی یہ نہیں بتلا سکتے کہ کسی نے تم میں سے گورنمنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے ہمارے لئے اور قسم کا سکہ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا کہ تم لوگ مجبوری سے اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واذکر اسم ربک اور ہمو قسم آیات سے ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے

کہ صوفیائے کرام کے نزدیک ذکر تنہا بے واسطہ اور فنا فی الشیخ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ تعالیٰ کا حکم لغو اس کی تعمیل بالکل عبث ہے جب تک اس میں تصور وفنا فی الشیخ کا عمل نہ ہو۔ ... پہر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمہارے دلوں میں بھی وقعت نہیں کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ عبث محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم سلیم دے تاکم از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم لا الہ الا اللہ کے معنے سمجھتے اور یہ خیال کرتے۔ کہ صوفیاء کے نزدیک تو غیر اللہ کا خیال بھی ایک بُت ہے اور اس لا الہ میں اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے اور دل میں اپنے پیر کا بُت۔ بُت پرستوں سے جا کر پوچھو وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جسد بے روح ہمیں کچھ نفع ضرر پہنچا سکتا ہے بلکہ وہ بھی تمہاری طرح یہی کہتے ہیں۔ کہ "ابتدا میں سالک کی نظر مرئیات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور صولی اکرم کی ذات سے بعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی ہے من حیث انہ مظہر لفیوضاتہ سبحانہ محسوس بالحواس الظاہرۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں کہ بُت مبتدی لوگوں کے لئے ... صرف تصور کو جمانے خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے اس کے بعد یہ پردہ اُٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب لم یزلی کی مورتی نظر آتی ہے۔ بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال باطل کی

بلدیر اجعل لنا الہا کما تہا - ہاں مَیں بڑے دعوی سے کہتا ہوں کہ شیخ کا تصور بڑے جد و جہد سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تمہارے سلسلہ کے یہی تعلیم دیتے ہیں اب اگر تکلیف کے ساتھ صورت حاضر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے تو اس کا الزام تمہارے سر پر ہی ہے - وہ جو بقول تمہارے تصرف کا منصب رکھتے ہیں وہ زیادہ ملزم ہیں کہ بجائے الٰہی محبت کے اپنی محبت میں ڈالتے ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس دل میں جو اللہ کا گھر ہے رکھنے پر مجبور کرتے ہیں - میں تو ایسے لوگوں کو والذین امنوا اشد حبا للہ کا مخالف سمجھتا ہوں - اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر کا پکانا روحانیات کی پہلی منزل میں ضروری ہوتا تو قرآن مجید میں ہی یہ حکم ہوتا کہ اے لوگو! رسول کی تصویر دل میں پکاؤ مگر وہاں تو لکھا ہے - فاتبعونی - یعنے میرے پیچھے پیچھے آؤ - یہ نہیں کہ میری تصویر پکاؤ - الحمد للہ کہ صحابہ کرام اس غلطی میں نہیں پڑے ورنہ وہ بھی اگر یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا کے یہی معنے سمجھتے کہ اے مومنو! شیخ کا تصور پکاؤ تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرتا سب مسجدوں میں گھونگھٹ ڈالکر بیٹھ جاتے اور لا الٰہ الا اللہ کرتے - استدراج ذلت کے مرض میں گرفتار ہو کر دائم المریض بن جاتے دماغ میں خلل آ جاتا اور اس استدراج کو تلک کا جاری ہونا تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا خاتمہ تہا -

بندۂ خدا یہ رابطوا سے معنے رابط (تصور شیخ) کہاں سے نکالے - لد تبطوا اور رابطوا میں فرق نہیں کر سکتے اور پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہاں سے نکالا - جلالین ہی دیکھ لیتے اس میں بھی اس کے معنے اقیموا علی الجہاد لکھے ہیں بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنے ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب ایک شخص چودہویں صدی میں پیدا ہوا جو اس آیت میں رابطوا کے معنے تصور شیخ کرتا ہے - کسی تفسیر سلف میں خواجہ نقشبند سے پہلے یہ معنے دکھائے ہوتے - رابطوا کی تفسیر خود قرآن مجید کرتا ہے : من رباط الخیل ترھبون بہ - الایۃ - معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود بھی اچھا نہیں سمجھتے - اس لئے اس تصور کو تم محبت راسخہ اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہتے ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں سکا - ایک جگہ لکھا ہے کہ رابطہ اور تصور شیخ اور کہاں بت پرستی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ و تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم ملزوم - پھر خود تمہارے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو - محمد اعظم ہمیں بار بار لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کرنے کے سیکڑوں کے نہ

سے بالاتر ہے - شاید اسے معلوم نہیں کہ ہم تو تمہارے گھر کے بھیدی ہیں نقشبندیت نے ہمارے گھر میں پرورش پائی ہے - میرے آبا نے خود اس مسمریزی فن کو سیکھا کئی لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منازل پر پہنچایا - اور ان کو وہ سب طلسمات دکھائے جو دکھائے جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں - جو اس فیضان کے قائل ہیں مگر آخر جا کر الحمد للہ کہ ان پر بھی کھل گیا کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید ہے - اثر ہوتا ہے کچھ نظر بھی آتا ہے - مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوی اور تخیلات میں - اعاذنا اللہ منہا -

اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان میں ایک قصیدہ ہے - جس کے دو شعر علماء کرام کے ملاحظہ طلب ہیں سہ

ہوا پابند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر تجھ کو انا الحق نہ کہتا منصور
رب ارنی کی نہ موسیٰ کو بھی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر سرمۂ چشم مسرور

ایک اُمتی کی شان کو بڑھا اس سے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت دے منصور سے بڑھاتے بڑھاتے حضرت موسیٰ سے بھی آگے لیجانا اگر کفر نہیں تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پُر ہے - جو صاحب شریعت ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قربناہ نجیا فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرمہ دیکھ لیتا تو رب ارنی نہ کہتا گویا سرمہ - کالا سرمہ - اس نور السموات والارض رب العالمین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی - زیادہ اچھا ہے تعالیٰ شانہ عن ذلک - استغفر اللہ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ اے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا - اے علماء کرام کیا تم سب ہی مر گئے - کوئی تم میں سے نہیں جس کے پہلو میں دل - اور دل میں نور ایمان اور اس نور میں غیرت کی چمک ہو - اے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں پڑتا اور اے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ تیرے منہ پر اس احسن الخالقین کے حضور میں ایسے کفر بکے جا رہے ہیں

تازیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے جس میں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے - جس کا نام تین چار سطروں میں گھرا ہوا ہے اہلحدیث نے سچ لکھا ہے - کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی

اور جو حضرت نقشبند صاحب ... رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ... لئے بھی کوئی نقشہ نہیں چھوڑتا - ... اور کی ... کی مثال یہاں پر صادق آتی ہے - ہم ... سے جس کی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہیں کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلفیہ بیان دے -

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بارہ میں کوئی اطلاع ملی تھی - (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد میں کہا کہ مرزا ہلاک ہو جائیگا اور کیا یہ الہام یا وحی کی بنا پر تہا یا نہیں تک چلائی تہی (۳) کیا ۲۵ - ۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تہی -

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا یہ جو اس المجدد میں اور نشگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات میں کہا کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے - یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے -

تاہم میں خود بنفسہ شہادت دیتا ہوں کہ یہ ہرگز نہیں کہا گیا حالانکہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے مخالف بھی یہی کہتے ہیں کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ اسے برخلاف اس کے ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے کا یقین تھا -

چونکہ حریت میری فطرت میں داخل ہے اس لئے میں ... بات کے سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں - میں اس اکھاڑے میں جو مسیح منزل کے سامنے ہر شام کو لگتا تہا - قریباً روز جاتا رہا اور میں نے اوّل سے آخر تک ان سب کی تقریروں کو سنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا میں مشتاق تھا - میرا اس پر حسن ظن تہا وہ اٹھا اور اٹھتے ہی حضرت صاحب کو گالی دی - جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روحانیت ہرگز نہیں کہ وہ کسی کو برا کہیں - انہی صوفیاء میں سے وہ گذرے ہیں جو اپنے تئیں کتے سے بدتر کہتے - مگر ایک صوفی ہونے کا دم بھرنے والا ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھوں کے سامنے حسب سنت نبویہ شام کے وقت سر بسجود دیکھتا ہے اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق - طریق صلحاء یہ شیوہ شیوہ اتقیاء تہا - کاش ہمیں اس سے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت ڈالی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجنے والے پر عود کرتی ہے اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتم النبیین سید المعصومین کے نام پر قربان کر دی جس کے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت اس مبارک نام پر درود بھیجنے والی چھوڑ گیا ہو اس کی نسبت یہ کفریا لفظ بولنا - تکاد السموات یتفطرن

منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا۔ اگر یہ پیشگوئی ہوتی پیشگوئی سچی ہوتی تو اس کے دوسرے روز شائع کرتے نہ یہ کہ ... کے المبتدء میں تین ماہ بعد شتے کہ بعد از جنگ۔ یاد آید۔ پیغام صلح کی نسبت بھی کچھ لکھا ہے۔ مگر وہ ایسا مواد از ... تذیلات سے لبریز ہے۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ جس پولیٹیکل شورش کی طرف تم اشارہ کر رہے ہو اس کی تردید بھی اسی لیکچر میں موجود ہے۔ مضمون ختم ہونے پر انشاء اللہ مفصل لکھا جائیگا۔ فی الحال تم جو زہر اگلنا چاہتے ہو۔ اگل لو۔ محمد ظہور الدین اکمل۔

پیغام صلح بار ثانی اور اسکی اشاعت

پیغام صلح پہلی دفعہ دو ہزار چھپ کر ہفتہ عشرہ میں ختم ہوگیا۔ اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اردو اور تین ہزار انگریزی کاپی چھاپی گئی ہے۔ ایسا ہی اس کا بنگالی اور ہندی ترجمہ صوبہ بہار میں کرایا جا رہا ہے۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا میں ان احباب کا دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے فرداً فرداً پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اس کی اصلی لاگت پر مجھ سے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی منگوا کر اپنے اپنے سرکل میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے یہ طریق نہایت ہی مفید اور کارآمد نظر آتا ہے۔ ایک تو بہت تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے پھر اگر یہاں سے بلا قیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو پورا پورا علم اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کس دوسرے شہر میں اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہے دوسرے اگر اسے یہاں سے بلا طلب بھیجا جاوے تو بسا اوقات جس کو یہ کتاب بلا قیمت بھیجی جاتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی وقعت بہت ہی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری خرچ محصول ڈاک کا ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ ایک دوست ایک دو روپیہ کی لاگت کی کتابیں بلا تکلیف منگوا کر بطور تحفہ اپنے شہر کے ان ہندو احباب کو تقسیم کر سکتا ہے جو اس کے علم میں اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف محصول ڈاک سے ہی نجات ہوگی بلکہ یہ کتاب اس کے مستحق اور اہل کو ہی پہونچیگی۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کرکے نہ صرف مشکور ہی ہوگا۔ بلکہ اس کو اس توجہ اور شوق سے پڑھیگا جو بصورت دیگر بذریعہ ڈاک مفت کتاب مل جانے میں ممکن نہیں۔

ہمارے احباب نے پورے طور پر ابھی اس طریق پر توجہ نہیں کی کل جماعت احمدیہ میں سے صرف ایک صد خط بمشکل آیا ہوگا جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلاتے۔ گویا دس ہزار کتاب میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری یا اشاعت کا سامان قوم نے مہیا کیا ہے۔ چونکہ اب اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آگیا ہے اس لئے میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کے بعد ایک آدھ روپیہ بچا سکیں۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ روپیہ کی اس کتاب کو مجھ سے منگوا کر اپنے اپنے ہندو احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں کہ قومی چندوں میں کسی طرح کی واقعہ ہو۔ اور اگر وہ یہ نہیں کر سکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں کہ مجھ سے وہ متعدد کاپیاں مفت ہی منگوا کر اپنے شہر کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کر دیں اور محصول ڈاک کی خفیف رقم اپنے ذمہ ڈال لیں۔ اور جب وہ مجھ سے کتابیں طلب کریں تو محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ خط میں بند کر دیں۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپکر تقسیم ہو رہا ہے اردو کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے۔ پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع ہونے تھی۔ وہ ابھی زیر طبع ہے۔ اس دوسری کتاب کا نام کرشن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جاویگا اس میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور حکیمانہ بحث مسئلہ تناسخ پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ طور پر دیا گیا ہے جو آریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعوی کرشن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تناسخ کے قائل ہیں۔ کرشن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلاف مٹا کر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پلانے کی کوشش کی ہے اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے اس حقیقت کو شرمید گیتا کے حوالجات سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت سری مہاراج کرشن جی علیہ الصلوۃ والسلام وقتاً فوقتاً زمانہ میں ظہور فرماتے ہیں یہ کتاب نہایت ہی محبت اور پریم سے لکھی گئی اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالی اس ملک اور قوم کیلئے مفید ثابت کریگا۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید اور اس کے مختص بہ زمان و مکان الہامی ہونے پر بحث کی گئی ہے اور ملک کو دکھلایا گیا ہے کہ کیوں قرآن کریم کل دنیا کے لئے ہے۔ اور وید کے ساتھ کیوں اس ملک کو قبول کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا حجم پیام صلح سے تین ڈہائی گنا ہوگا اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے لیکن یہی ہے

سر بسر منت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی طرف توجہ نہ کی امید ہے کہ کرشن اوتار کو دیکھ کر بہت جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

خواجہ کمال الدین وکیل بی اے چیفکورٹ پنجاب
احمدیہ بلڈنگ عزیز منزل نولکھا لاہور ۱۷ اگست ۱۹۱۰ء

نوٹ۔ جو ہندو صاحبان نصف آنہ کا ٹکٹ مجھے بھیجینگے ان کو مفت پیغام صلح اردو یا انگریزی گھر میں پہونچ جائیگا

تاریخہائے وفات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند تاریخہائے وفات جناب حضرت اقدس کے ارسال خدمت ہیں جو کسی دیگر متوفی پر ہرگز چسپاں نہیں ہو سکتی ہیں درج اخبار فرما دیں شاید کسی طالب حق کیلئے مفید ہو سکیں۔ والسلام

(۱) عیسٰی محمدی بموجب وعدہ حق از زمین متوفی و مرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء

(۲) میرزا غلام احمد قادیانی عیسٰی محمدی زندہ جاوید ہیں ۱۹۰۸ء

(۳) عیسٰی متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است ۱۹۰۸ء

(۴) عیسٰی زمان حسب وعدہ الٰہی متوفی و مرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء

(۵) مرزا غلام احمد فردوس مکانی ہیں ۱۹۰۸ء

راقم غلام حسین پٹواری حضرت کیلیانوالہ (گجرانوالہ)

ضرورت ناطہ

مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے۔ جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر ۔ خواندہ انٹرنس کم از مڈل پاس۔ برسر روزگار۔ قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تحصیل۔ ذیل۔ ڈیرہ ہر دو۔ سنگڑ۔ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بہکر۔ مظفرگڑھ ضلع خاص اور سنانوان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

میرا بھائی غور سے سنے

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

واضح ہو کہ میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام زمانہ مہدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے بدتہذیب اور ہتک آمیز اور توہین کے کلمات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سیدھ رسالہ میں اس کو یک صد روپیہ کا انعامی اشتہار دیا تھا کہ جو جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنے تو بجائے خود رہے عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو انہی حدیثوں میں سے ایک حدیث ہی جو لکھی ہم کہیں گے۔ دو منصف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ دونوں منصف عالم اس کی صحت خوانی کی شہادت دے دیں تو ہم ایک سو روپیہ الف مذکور کو دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک مہینہ تک اس کو مہلت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت عدم جواب دہی اس سوال یا شرائط کے ہم اس سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں سچے دل سے داخل ہو کر بیعت خلیفۃ المسیح کی اختیار کرے ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال سلسلہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ کی بجائے ... گزر گیا۔ اس نے اتنا بھی کسی ادمی کو نہیں کہا کہ لو میں ایک حدیث پڑھتا ہوں یا کوئی تحریر میرے لطیفہ روانہ کرتا جس میں صرف یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ میں ایک حدیث جو تم کہو پڑھنے کو تیار ہوں۔ تم یک صد روپیہ سمیت میدان میں آؤ۔ اس کا میدان میں آنا تو درکنار بلکہ اس بیچارے نے جواب تک بھی نہ دی۔ وہ جانتا تھا کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیئے کہ یکصد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کر دے یا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی پوری نہ کریگا۔ تو یاد رکھے کہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے بہتر تو یہ ہے کہ توبہ کرے اب بھی وقت ہے ورنہ وہ وقت آتا ہے کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

والسلام

خاکسار مستری احمد دین از بھیرہ

زہرہ سے دو چار باتیں

چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری نظر اس روشن ستارے کی طرف پڑی جو آجکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا ہے بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا اس لئے اس کا نکھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلاویز تھا۔ اشفتہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ میں جو کچھ کہ گیا وہ یہ ہے۔ ایسی حالتوں میں جو کچھ میں کہہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا کیسا چمک رہا ہے
ماتھے پر آسمان کے جھومر لٹک رہا ہے

آنکھوں میں میری آجا او دور رہنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے میں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھرتا ہے نور والے
ہم تو دری میں تیرے مشتاق طرز والے

اے صبح کے ستارے پیارا روشنی ہے تیری
کیا شکل پیاری پیاری کیا [illegible] تیری
یہ صبح صبح [illegible] حق [illegible]
یہ دوڑ دھوپ تیری ہے اس فضا میں [illegible]

[illegible] تو [illegible] ہے
کس کا پیام لایا [illegible] خبر رسان ہے

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بر ہے
جس مہرباں کی خاطر پیاری سحر ہے

[illegible] وہ ظہور صادق
پھیلیگا کوئی دم میں دنیا پہ نور صادق

ہو جائیگا اُجالا نکلیگا شاہ خاور
پہنچیگا فیض اس کا افلاک سے زمیں پر

میرا بھی ایک صادق رہتا ہے آسمان پر
قربان میری جاں ہو اس پیارے دلستان پر

وہ نیر رسالت وہ آفتاب قدرت
پھیلی ہے اک جہان میں جس کی ضیا و شدت

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا
فرزند مصطفیٰ کا ہادی رہ ہدیٰ کا

خاک قدم سے جسکی انوار حق ہویدا
اک اک ادا سے جس کی شان خدا ہی پیدا

میرے عزیز تارے اسکی خبر سنانا
اس تیر جہان کے حالات کچھ بتانا

کب پھر طلوع ہوگا الہام کے افق پر
کب پھر رجوع ہوگا اسلام کے افق پر

کب آئینگی بہاریں اصحاب کے چمن میں
کب گائیں گے ملاریں احباب پھر وطن میں

کب وہ کلام عزت آویز گوش ہوگا
ہاں کب وہ جام وصلت دلبر کا نوش ہوگا

کب پیارا پیارا چہرہ مشتاق دید دیکھیں
کب صائمین فرقت وصلت کی عید دیکھیں

زہرہ! او پیاری زہرہ یا یہ لمبی داستان ہے
اور اس طرف کو لے لے وہ ہو رہی اذان ہے

تیرا سفر ہے لمبا اب جاؤ تم خوشی سے
اکمل بھی جا رہا ہے مسجد نماز پڑھنے

محمد ظہور الدین۔ (اکمل) آف گولیکی

درخواست دعا میں اپنی قوم سے ملتمس ہوں کہ للہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے تبادلہ کے کام کو سرانجام پہونچاوے اور افسران بالادست اس کو منظور فرما کر حکم جاری کرویں۔ عاجز بشارت علی خان احمدی سگنیلر ریواڑی

رعایتی اعلان مجموعہ فتاوی احمدیہ کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل صحیح علم سے ہو سکتی ہے اس غرض کیلئے یہ کتاب پانچسو مسائل فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا مع ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح چھاپا گیا ہے کہ احمدی احباب حضرت مسیح موعودؑ کی منشا کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل شرعیہ میں [illegible] اختلافات کو رفع کرتی ہیں یادگار زمانہ ہے ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے قیمت ایک روپیہ دس آنہ مقرر ہے اگر کوئی احباب [illegible] جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہوگا خریداری کی درخواستیں بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابلِ تقلید نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کا مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف زبانی ہی نہیں ہے بلکہ عملی حالت میں ہے جو ویسا ہی ہونا چاہیئے پہلے شہیدار مولوی عبد الرحمن صاحب اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا عملی نمونہ تو روز روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک تازہ مثال گوش گذار احباب کرتا ہوں۔ عزیزم بھائی غلام [illegible] خان راجپوت احمدی سکنہ لنگرہ ضلع جالندھر جو عمر میں بیس سال میں اور جوانی کے عین کمال پر ہیں۔ خدا ہزار ہا رحمتیں ان پر [illegible] کرے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقعہ پر [illegible] نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موصوف کے [illegible] بھائی چودھری امیر خان صاحب [illegible] اور سخت طبعی میں کمالیت رکھتے ہیں اور گھر کے کاروبار کے وہی مختار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی قریب ۲۱ جولائی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ مقرر تھی برات موضع بڑودہ میں جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بار ہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کارمختار کی خدمت میں بذریعہ تحریر (بوجہ خوف زبردستی طبیعت) پورے پورے طور پر عرض کیا کہ میں خلاف سنت رسول اکرم ہرگز شادی نہیں کرونگا اگر بد رسومات کروگے تو پچھتاؤ گے مگر چودھری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنت رسول سے بیزار تھا اور جن بد رسومات کو ترک کرنے کی عوض ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ تکالیف کفار وطن چھوڑنا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھڑانا چاہا اور چاہا کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جامہ سے مزین ہے اس کی بے حرمتی نہ ہو (خدا رحمت نہ بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو) چنانچہ بموقعہ شادی نقال اور باجا وغیرہ منگوالیا۔ اور عزیز موصوف نے بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جوش کی چمکار دکھائی۔ اور رسول فرمان کی بجا آوری میں شادی ہی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودھری صاحب نے بڑی [illegible] چال چل کر باجے والوں کو کہا کہ تم بڑودہ میں ہم سے آگے پہنچ جاؤ اور موقعہ پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موصوف سے کہا کہ اچھا آپ ہمیں تنگ کرتے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر ہم نے جبراً قہراً آپ کا کہا کر دیا ہے لیکن تم تو ہمیں دین و دنیا میں روسیاہ کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ نخواہ اسلامی احکام کی پابندی کراتے ہو اور سنت رسول سنت رسول لئے پھرتے ہو۔ کیا راجپوتی کچھ بھی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو پامال ہونے دے اور تماشا دیکھنے سے باز رکھے ہمیں تو اسلام نہایت شعاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر تھا۔ جب ہمیں دولت اور ثروت ملتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے موقعہ سے [illegible] خیر چار ناچار چودھری امیر خان صاحب [illegible] چال کے بھروسہ پر اپنے بھائی کو ہمراہ لیکر بمعہ برات [illegible] دفع الوقتی سمجھ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے چلے۔ ادھر بڑودہ سے چودھری صاحب کو بھی تاکید پہنچ گئی [illegible] سنسان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو داغ لگیگا (چنانچہ لگا) اور [illegible] احمدیوں کا کہنا کرنا پڑیگا۔ نیز ناچ تماشہ کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اس کا نام ہی شادی ہے تو اگر ناچ رنگ نہ ہوں تو شادی کیا ہوئی خاک۔ یہ تو ماتم ہوا۔ لڑکا کہاں تک انکار کریگا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی امنگ تو سب کچھ کرا لیتی ہے لوگ تو ہزار ہزار روپیہ دیکر بیاہ کراتے ہیں کیا اسے مفت کی کھیر بھی ہضم نہ ہوگی۔ غرضیکہ برات موضع بڑودہ بلا شیطانی کارخانہ کے پہنچ گئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھ چارہ نہ گیا جب برات بیٹھ گئی اور شربت وغیرہ مہمانوں کو پلایا گیا تو پھر شیطان کا آخری دور حسب رشتہ چودھری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی محض اکیلے رات رات اپنے اسلامی نور کے چاند سے مدد لیکر نہ جان کا خوف کیا نہ بیوی کی خواہش کی۔ نہ کسی رشتہ دار کا ناجائز لحاظ کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی پرواہ کی شیطانی محفل کو چھوڑ اور دل میں یہ کہہ کر کہ لو تماشہ والے موجود ہیں آپ شادی کریں دوسرے روز کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیوں میں آ داخل ہوئے۔ اے عزیز آپ کو یہ ہجرت مبارک ہو غور کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جوانی سسرال کا چاؤ رشتہ داروں کا سمجھاؤ۔ بڑے بھائی کا دباؤ۔ جان کا بچاؤ۔ اتنی باتوں کے ہوتے ہوئے پھر ایسا حوصلہ جو محض خوشنودی خدا و رسول و مسیح موعودؑ کے لئے تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ ادنےٰ ادنےٰ بدعات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جوش دیا ہے تو پھر کیونکر یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہنچیگا۔ خدا ہزار ہزار برکتیں ہمیشہ اپنے بندہ مسیح موعود کے شامل حال کرے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی روح ہم میں پھونکی دوسری طرف مخالفان احمدیہ کا نمونہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود رسول کے خادم کہلانے کے بعض عزیز موصوف کے [illegible] طرح طرح سے سمجھانے کے پھر بھی آنکھیں بند کر کے اپنی کیفر کردار کو پہنچے اور نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے۔ اب انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا تھی یا ہمیں جو انہوں نے کیا یا اس میں قائم رہتی تھی جس پر عزیز موصوف عمل کرانا چاہتا تھا۔ عقلمند کو [illegible] کے لئے [illegible] عبرت پکڑنی چاہیئے۔ خصوصاً راجپوت قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔

اب میں مختصراً احباب احمدیہ کاٹھ گڑھ کی مہمان نوازی کا حال بھی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان صاحبان نے عزیز موصوف کو اپنے عزیز ان سے واقعی عزیز سمجھا اور اپنے سایۂ الطاف میں اپنے مہمان کر لیا۔ بلکہ میں نے چودھری سوہنے خان۔ و چودھری حسین خان پنشنر و بھائی عبد السلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی یہاں تک بھی سنا کہ ہم اپنے مہمان کی شادی کریں گے اور ہم پر نہ صرف جب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت درکار ہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے جب تک کہ اس کے بھائی چودھری امیر خان صاحب خود یہاں آ کر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کر کے ان سے معافی طلب نہ کریں گے۔ ہم کو یہ ہماری جان سے زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کم ملتے ہیں اور وں نے تو ابھی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کر دکھایا ہے خدا انہیں جزائے خیر دے۔

الراقم خاکسار امیر محمد خان احمدی راجپوت پٹواری سکنہ ہریانہ۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورتِ نکاح

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ س۔ معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگوں نے لاہور میں یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ میں تفرقہ ہو کر دو گروہ ہو گئے ہیں بد اندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے رہتے۔ کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محافظ خدا ہو۔ اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رائے دربارۂ خلافت جماعت میں ہو بھی جاتا۔ تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب سے کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خداتعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے تمام جماعت کو اس معاملہ میں ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران صدر انجمن۔ اہل بیت اولاد و اقربا ء مسیح موعود و مہدی مسعود سب نے بہ الاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سب دلی خلوص کے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپکی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھا ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام وی پی نہیں جا سکتا۔ اس واسطے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔ ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہئیے موجودہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ فوراً بھیجدیں۔ مینجر

---

۷ اگست شنبہ کے پرچے کے مضامین

منشی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ تذکرۃ گوجرانوالہ نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے جوابات میں ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۷ اگست کے پرچہ میں درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچے میں اس کے واسطے گنجائش نہ تھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پوربی زبان میں لکھی ہے وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگی

ایک بے نظیر رسالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ جات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدر جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشحیذ الاذہان بعض اپنے اندر ایسی خوبیاں رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اسکا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند اولوالعزم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہے۔ جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرائیویٹ یادداشتوں کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گذارتے تھے ان وجوہات نے اس رسالہ کو ایسا قیمتی بنا دیا ہے کہ وہ نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے واسطے تشحیذ الاذہان کا موجب ہے بلکہ بڑوں اور بوڑھوں کے واسطے بھی اسم بامسمے دماغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے۔ قیمت سالیانہ عوام سے ۱۲؍ اور طلباء سے ۸؍ ہے۔ ہر قمری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کاغذ پر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر مینجر رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ اُمید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دیں گے۔

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی حجام ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں۔ درخواستیں اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ صرف ۵ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر۔ محمد یٰسین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ مینجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستیں آئی تھیں وہ بہ سبب کتابوں کے تا حال مکمل نہ ہو سکنے کے تعمیل نہیں ہو سکیں بعض اوراق جو باقی تھے ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی۔ ارسال خدمت ہونگی۔ ناظرین صبر سے انتظار کریں۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس مین ایسے سات اصول بتلائے گئے ہین جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت مین بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن مین وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابون سے ایسے طرز مین لکھا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہین۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا ما بہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرضکہ آج کل کے منصف مزاج لوگون کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہو گا۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس مین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ مین پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفون کی کتابون مثلاً سیف چشتیائی درہ ودائی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیۃ "وعد اللہ الذین آمنوا منکم" (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہین۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ "

مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہین کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دیگئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھادی۔ اسی مین وہ الہامات ہین جو آج پورے ہو کر مومنون کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہین۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی کتاب رعایتی بےجلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲ر مین دی جاتی ہے۔

در ثمین | حضرت اقدس ع کی تمام نظمون کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہین) مجموعہ۔ مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے مین یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائین۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس مین لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ر)

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کہ شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۲ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم مین ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید مین نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتون سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچون کے لئے اردو مین مدلل کتاب ہے۔ جس مین سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضون کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کاسر احمدی | (الالہ داد) قیمت ۱ر

آنڈو کشنری | طالب علمون کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ار

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کرین لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجین تاکہ تجویز ادویہ مین طبی تشخیص ادویہ کو مدنظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دین تاکہ اس کے عوض مین دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہو۔

مصری گولیان یہ گولی قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت مین دو اور دوستون کیواسطے چار تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیون سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہین۔ قیمت فی درجن ۴ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہین ہے۔ تین ہفتہ کیواسطے (۸ر)

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۴۰ یوم کیواسطے ۵ر

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول مین بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴۲ یوم کیواسطے (۵ر)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہین اور حرارت عزیزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور تمام کمزوریون کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ عہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور رینم صبح کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴ خوراک کافی ہین۔

آتشک جدید و کہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت ۵ر

سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ قیمت ۸ر

حب صرع۔ مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیان جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہین فی درجن عہ

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہار وغیرہ مین بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عار

نوٹ - ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہین ان کے بنانے مین یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان ضلع گورداسپور۔